رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۱۴
قیمت سالانہ پیشگی معہ محصول ۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

افمن شرح اللہ صدرہ للاسلام فھو علی نور من ربہ

رسالہ انوار الاسلام شہر سیالکوٹ

جلد ۶ — نمبر ۱۱

بابت یکم ستمبر سنہ ۱۹۰۴ء پندرہ روزہ مطابق جمادی الثانی سنہ ۱۳۲۲ھ

۹

فہرست مضامین

مباحثہ دیوریا

مسافر میگزین جلد ٦ ۴ جنوری سنہ ۱۹۰۴ء

قرآن شریف پر اعتراض

کیا قرآن حضرت محمدؐ کا قول ہے۔ دیانندیوں کا یہ قول کہ قرآن مجید آنحضرتؐ کا قول ہے کئی وجہ سے باطل ہے جس کی مختصر تشریح دوران مباحثہ میں کی گئی تھی۔ مگر اس دیانندی نے اب اپنے کمزور پہلو کو چھپانے کے لئے ملمع چڑہانا شروع کر دیا ہے سب سے اول وجہ تو یہ ہے کہ قرآن شریف کے سوا جس قدر آنحضرتؐ کا اور کلام ہے وہ قرآن شریف سے مقابلہ نہیں کر سکتا۔ آنحضرتؐ کے کلام (احادیث) سے کتب پُر ہیں جنمیں اکثر حدیثوں کا آنحضرتؐ کی زبان سے ہونا تواترات سے ثابت ہے۔ تاہم ایک حدیث کا طرز کلام قرآن شریف کی طرز اور اسلوب کے ساتھ مقابلہ نہیں کر سکتا۔ کوئی شخص حدیث نبوی کا کیسا ہی مخالف ہو مگر تاہم وہ اتنی بے تعداد کتب احادیث کو تمامہ جعل و افترا قرار نہیں دے سکتا اتنی بڑی اور بے انتہا کتب احادیث میں ممکن نہیں ہے کہ تھوڑا سا حصہ بھی آنحضرتؐ کا کلام نہ ہو مگر ان بے انتہا حدیثیں میں سے ایک حدیث کا طرز کلام بھی قرآن شریف کے اسلوب سے نہیں ملتا۔ ہر دو کلاموں کے اسالیب میں مغائرت کلی اور مباینت صریحی ہونا صاف دلالت کرتا ہے۔ کہ قرآن شریف آنحضرت کا کلام ہرگز ہرگز نہیں ہے۔

پس جن لوگوں کا یہ خیال ہے کہ قرآن شریف خدا کا کلام نہیں بلکہ آنحضرتؐ نے خود بنا کر خدا کی طرف منسوب کر دیا۔ اُن عقل کے اندھوں کو غور کرنا چاہیئے کہ دنیا میں انسان کی کہیں نظیر دکھا سکتے ہیں کہ ایک ہی شخص کے کلام میں اس حد تک فرق ہو جیسا

قرآن و حدیث میں ہے گو دنیا کی ساری کلاموں سے رسول خدا ﷺ کی احادیث
اگرچہ بڑی فصیح و بلیغ ہیں لیکن قرآن شریف کے مقابل وہ بھی وہ نسبت رکھتی ہیں
جو ادنیٰ کو اعلیٰ سے ہے۔ عرب کا اعلیٰ سے اعلیٰ کلام دیکھو اُن کا ایک فقرہ بھی سلاست
متانت۔ فصاحت۔ بلاغت۔ شستگی و صفاحت میں قرآن شریف کی کسی آیت کے ساتھ
نسبت نہیں رکھ سکتا۔ قرآن شریف کی کوئی آیت کسی عربی عبارت میں شامل کر دو وہ
بالکل نمایاں و سرفراز معلوم ہوگی ۔

مرزا صاحب کے حوالہ مندرجہ سوزہ میں ہم نے اُن کی قابلیت کو پورا پورا ظاہر کر دیا
ہے۔ دیانند جی اپنی پستک کے صفحہ ۵۲ پر آیت قتیل و انسانوں کے بارے میں کہتے ہیں
کہ ناپاک اہل قرآن کو واقفی علم نہیں ہوتا ہے کیونکہ صرف آیت کے معنی کو بیان کر دینا
کافی نہیں ہے بلکہ سیاق و سباق (ماقبل و مابعد) کے مناسب آگے اور پیچھے کے تعلق و ربط کو دیکھ کر
معنی کرنے چاہئیں (دیکھو کا صفحہ ۵۳)۔ اب اگر کوئی یہ عبارت زیر نظر رکھ کر دیانندی اپنے
دلوں کو ٹٹولیں اگر آیت کا آگا پیچھا دیکھتے تو کیوں شرمندگی اُٹھانی پڑتی۔ سنئے خدا تعالیٰ
فرماتا ہے اِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ قَلِيلًا مَا
تُؤْمِنُونَ وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ قَلِيلًا مَا تَذَكَّرُونَ تَنْزِيلٌ مِنْ
رَبِّ الْعَالَمِينَ وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْأَقَاوِيلِ لَأَخَذْنَا مِنْهُ
بِالْيَمِينِ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِينَ ۔ ترجمہ یہ تو بزرگ رسول کا قول ہے
اس میں کوئی شاعر کی بات نہیں پر تم بہت ہی تھوڑا ایمان لاتے ہو اور نہ وہ کسی کاہن
کی بات پر چلنے والا ہے پر تم بہت ہی تھوڑا سمجھتے ہو۔ رب العالمین کی طرف سے
اترا اور اگر وہ ہم پر کوئی بات بنا کر کہتا تو ہم اس کا داہنا ہاتھ پکڑ لیتے پھر اس کی رگ
گردن کاٹ ڈالتے۔ اس سے ظاہر ہے کہ قرآن کلام ربانی ہے کیونکہ جو افترا کرتا ہے
وہ بہت جلد ہلاک ہو جاتا یا قتل کیا جاتا ہے۔ اسی مسئلہ کی تائید دیگر الہامی کتب
بھی کرتی ہیں اور جہاں تک تاریخ گواہی دیتی ہے یہی ثابت ہوتا ہے کہ کسی مدعی
نبوت کو جس پر کوئی وحی منجانب اللہ نہ ہوتی ہو اور وہ دعویٰ کرے کہ اسے وحی آتی ہے

اور اپنی معتقدات کو لوگوں کے سامنے پیش کرے تو اُسے اتنی مہلت نہیں دی جاتی
جتنی پاسنیا زمرس کو ہوئی ہے (حاشیہ) افسوس ہے کہ وہابیوں کو اعتراض کی رال ٹپکتی ہو
مگر اپنے گرو کے قول کا خیال کر گئے آگا پیچھا ذرا نہیں دیکھتے۔ اگر صرف قول کے لفظ
پر ہی غور کرتے تو ان کو معلوم ہو جاتا کہ الہام ربانی کو زبان کے ذریعہ بیان کرنا قول کہلاتا
ہے۔ مگر ان عقلمندوں کو ایسی عقلی باتوں سے کیا مس ہے۔ عرش کو مخصوص مقام
بنا کر خدا کو اتصال و محدود ٹھیرانا دیانندی تعصب ہے ورنہ متکلمین مسلمانوں کا یہ عقیدہ نہیں ہے
کہ عرش کوئی ایسی جسمانی اور مخلوق چیز ہے جس پر معاذ اللہ خدا بیٹھا ہوا ہے تمام قرآن مجید
کو اول سے آخر تک پڑھو اس میں ہرگز نہ پاؤ گے کہ عرش بھی کوئی ایسی چیز محدود اور مخلوق ہے
خدا نے بار بار قرآن شریف میں فرمایا ہے کہ ہر ایک چیز جو کوئی وجود رکھتی ہے اُس کا
میں ہی پیدا کرنے والا ہوں میں ہی زمین و آسمان اور روحوں اور اُنکی تمام قوتوں کا
خالق ہوں میں اپنی ذات میں آپ قایم ہوں اور ہر ایک چیز میرے ساتھ قایم ہے
ہر ایک ذرہ اور ہر ایک چیز جو موجود ہے وہ میری ہی پیدائش ہے۔ مگر یہ کہیں نہیں
فرمایا۔ کہ عرش بھی کوئی جسمانی چیز ہے۔ جس کا میں پیدا کرنے والا ہوں اگر کوئی دیانندی
قرآن شریف میں سے نکال دے کہ عرش کوئی جسمانی اور مخلوق چیز ہے۔ تو اُسے
ایک ہزار روپیہ انعام دیا جائیگا ورنہ ایسی لا یعنی بکواس کرنے والے
لعنتی ہونگے۔

اب ظاہر ہے کہ اس اعتراض کی بنا محض اس بات پر ہے کہ عرش کوئی علیحدہ
چیز ہے جس پر خدا بیٹھا ہوا ہے اور جب یہ امر ثابت نہ ہو سکا تو کچھ اعتراض نہ رہا۔ خدا
صاف فرماتا ہے کہ وہ زمین پر بھی ہے اور آسمان پر بھی اور کسی چیز پر نہیں۔ بلکہ اپنے
وجود سے آپ قایم ہے اور ہر ایک چیز کو اٹھائے ہوئے ہے اور ہر ایک چیز پر
محیط ہے۔ پھر فرماتا ہے اَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ جدھر تم منہ کرو۔ اُسی
طرف منہ خدا کا پاؤ گے۔ پھر فرماتا ہے وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ
قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ یعنی جب میرے بندے میرے